(PART II)

سوال نمبر 8

اسلامی کا معاشی نظام اور اس کی خصوصیات

تعارف:

اسلامی کا معاشی نظام دنیا کے تمام معاشی نظاموں پر فوقیت رکھتا ہے۔ اس میں دولت کا ارتکاز محض چند ہاتھوں میں نہیں رہتا بلکہ زکوٰۃ کے نظام کے ذریعے دولت معاشرے کے غریب اور مسکین لوگوں تک پہنچ جاتی ہے۔ اس معاشی نظام میں ذخیرہ اندوزی اور دولت کو سرمایہ کاری میں نہ لگانے کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ جب مال و دولت کو ذخیرہ اندوزی کی بجائے سرمایہ کاری میں لگایا جاتا ہے تو ملک ترقی کرتا ہے اور غربت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ الغرض، اس معاشی نظام میں امیر اور غریب کے لیے بہتری اور خیر چھپی ہوئی ہے۔ جس سے ان کی دنیا اور آخرت دونوں میں کامیابی ہے۔

اسلامی معاشی نظام کے اصول:

اسلام کا معاشی نظام باقی تمام معاشی نظاموں کی طرح کچھ بنیادی اصولوں پر قائم ہے۔ اگر ان بنیادی اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو اسلام کا معاشی نظام بھی اپنی خصوصیات کھو دے گا۔ یہ چند بنیادی اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

(a) دولت کے ارتکاز کی ممانعت:

اسلامی معاشی نظام دولت کے ارتکاز کی ممانعت کرتا ہے۔ اس مقصد کے لیے اسلام نے زکوٰۃ کا نظام متعارف کروایا ہے تاکہ اس سے معاشرے کے غربا اور مسکین کی مدد کی جا سکے۔ اس نظام سے معاشرہ طبقاتی تقسیم سے بچ جاتا ہے اور بہت سی معاشرتی برائیاں جنم لینے سے پہلے ہی دم توڑ دیتی ہے جس سے معاشرے کا امن و سکون

قائم و دائم رہتا ہے۔ قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر زکوٰۃ کی تقسیم اور اس کی وصولی کا حکم دیا گیا ہے۔

ترجمہ: "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو"

(b) طبقاتی تقسیم سے بچاؤ:

اسلام کا معاشی نظام باقی معاشی نظاموں کے برعکس طبقاتی تقسیم سے معاشرے کو محفوظ رکھتا ہے۔ سرمایہ کارانہ نظام میں جہاں دولت کو بڑھانے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور غریب مزدوروں کا استحصال کیا جاتا ہے۔ جس سے معاشرے میں امیر، امیر تر ہیں اور غریب، غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ جس سے درمیانے اور غریب طبقے کے لوگوں کے دلوں میں امیر طبقے کے لوگوں کے لیے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے معاشرے کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ البتہ اسلامی معاشی نظام میں اس بات کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اپنی محنت اور مشقت کی بدولت جتنی چاہے دولت کما لے اور وہ اپنی ذاتی جائیداد بھی رکھ سکتا ہے۔ اس سب کے ساتھ اسلام نے کچھ اصول وضع کیے ہیں تاکہ کسی قسم کی بدنظمی پیدا نہ ہو۔ لوگوں کو ایک دوسرے پر کوئی برتری نہیں ہوتی۔ جیسا کہ قرآن میں کہا گیا ہے۔

ترجمہ: کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فوقیت نہیں سوائے تقوی کی بنیاد پر۔

(c) منصفانہ اور مساوی سلوک:

اسلامی معاشی نظام میں سب کو برابری کی بنیاد پر رکھا جاتا ہے۔ کسی انسان کا مال و دولت اور رتبہ و نسب انصاف

کے تقاضے پورے کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتا۔ سب کو یکساں اور
مساوی انصاف میسر آتا ہے۔ ریاست مدینہ میں تو عام شہری اپنے گورنروں
کے ناجائز رویوں کے خلاف قاضی اور عدالت میں درخواست دے سکتے
تھے۔ انصاف کے ساتھ معاملات کو طے کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا "اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرتیں تو میں ان کے بھی
ہاتھ کاٹ دیتا۔"

قرآن میں رسول اللہ کو انصاف سے فیصلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے

ترجمہ: "اے رسول! اگر یہ لوگ تمہارے پاس فیصلہ کے لیے آئیں تو انصاف
کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کر دو"

اسلامی معاشی نظام کی خصوصیات:

اسلام کے معاشی نظام کی چند خصوصیات
اسے دنیا کے باقی معاشی نظاموں سے منفرد بناتی ہیں۔ یہ خصوصیات
مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) لوگوں کی فلاح و بہبود:

اسلام کا معاشی نظام اپنے بنیادی اصولوں
کی وجہ سے لوگوں کی بہتری اور ان کی فلاح و بہبود کی طرف توجہ دیتا ہے۔
یہ خاصیت اسے باقی معاشی نظاموں سے منفرد بناتی ہے۔ امیر طبقے کے لوگوں
کو ان کی دولت کو پاک کرنے کے لیے زکوٰۃ کا حکم دیا جاتا ہے اور جب وہ
اپنی دولت کو زکوٰۃ کے ذریعے پاک کرتے ہیں تو یہ دولت جو زکوٰۃ سے
حاصل ہوتی ہے اس کو کئی ترقیاتی کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ
کی وصولی کے لیے کئی طرح کے ادارے قائم کیے گئے ہیں۔ یہ ادارے اس
رقم کو ضرورت مندوں کی مدد کرنے میں استعمال کرتے ہیں۔ ان تمام طریقوں
سے لوگوں کی بہتری کے لیے رقم خرچ کی جاتی ہے۔

(ii) ذاتی جائیداد کا حق:

اسلام کا معاشی نظام ذاتی جائیداد رکھنے کا حق دیتا ہے۔ اس حق کے مطابق وہ اپنی محنت اور مشقت کی بنا پر جتنی چاہے دولت اور جائیداد بنا سکتا ہے لیکن اس کے لیے بھی کچھ اصول وضع کر دیے گئے ہیں۔ اس سے معاشرہ ترقی کرتا ہے کیوں کہ یہ انسان کا فطری امر ہے کہ وہ دولت کے حصول کے لیے کوشاں رہتا ہے۔ جبکہ کی اشتراکی معاشی نظام میں اس کی مخالفت ہے۔ اسلام کا معاشی نظام فطری تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

(iii) امن سے ترقی کی جانب گامزن ہونا

اسلام کا معاشی نظام جہاں کچھ اصول وضع کرتا ہے وہیں کچھ جگہوں پر آگے بڑھنے کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔ اسلام کے معاشی نظام میں ہر وہ طریقہ اپنایا جا سکتا ہے جو جائز اور لوگوں کے لیے کوفت اور تکلیف کا باعث نہ ہو۔ اس سے انسان امن کو برقرار رکھتے ہوئے ترقی اور کامیابی کے تمام عہدوں پر فائز ہو جاتا ہے۔ اس سے وہ اپنی کامیابی کے ساتھ ساتھ معاشرے و قوم کی بھی ترقی کا باعث بنتا ہے۔ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے آگے بڑھتا ہے۔ وہ ان کو بھی ترقی کی اس دوڑ میں شامل کرتا ہے اور اس طرح مجموعی طور پر معاشرے کی خوشحالی کے لیے سب کوشاں رہتے ہیں۔

(iv) غربت سے نجات:

اسلام کا معاشی نظام اپنے اندر یہ خصوصیت بھی رکھتا ہے کہ معاشرے سے غربت کا خاتمہ کر دے اور یہ اس کو کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ریاست مدینہ میں ایک وقت ایسا

آگیا تھا جب کوئی شخص بھی زکوٰۃ لینے والا موجود نہیں رہا تھا۔ یہ سب اس معاشی نظام کی بدولت ممکن ہوا تھا جو دولت کے ارتکاز کی مخالفت کرتا تھا اور غریبوں اور مسکینوں کی مدد کے جذبے کو ابھارتا تھا۔ سب مل جل کر ایک دوسرے کی مدد کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ کسی پر کوئی برا وقت نہیں آتا تھا کہ اسے معاشی تنگی کا سامنا ہو۔

(۷) سرمایہ کاری کا فروغ:

اسلام کے معاشی نظام میں سرمایہ کاری کو فروغ ملتا ہے۔ لوگ اپنی دولت کو اکٹھا کر کے رکھنے کی بجائے اسے کاروبار میں لگاتے ہیں جس سے ملک و قوم ترقی کی طرف گامزن ہوتا ہے اور قومی خزانہ خسارے میں نہیں جاتا۔ اس سے ملک کی ساکھ بھی دنیا کی نظر میں بھی بہتر ہو جاتی ہے اور سب اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس سرمایہ کاری میں اضافے کی وجہ زکوٰۃ کا نظام ہے۔ جب انسان کو یہ پتہ چلتا ہے کہ اس کے صاحبِ نصاب ہونے پر اس پر زکوٰۃ فرض ہے اور ہر سال اسے اپنے مال پر زکوٰۃ دینی ہے۔ جس سے اس کے مال میں کمی واقع ہو رہی ہے تو وہ اس کو سرمایہ کاری میں لگاتا ہے۔

خلاصہ کلام:

اسلام کا معاشی نظام اپنی خصوصیات اور اصولوں کی بنیاد پر اپنی نمایاں حیثیت قائم کرتا ہے۔ اس میں دولت و قوت کی بنیاد پر فیصلے نہیں کیے جاتے بلکہ انصاف کو معیار بنایا جاتا ہے۔ اس میں دولت کے حصول کے لیے کوشاں رہنے کی حوصلہ افزائی جاتی ہے تو وہیں اس بات پر بھی زور دیا جاتا ہے کہ زکوٰۃ کے ذریعے سے غریبوں اور ضرورت مندوں کو بھی ترقی کے مواقع سے ہمکنار کیا جائے۔ الغرض، اس میں ہر دور کے انسانوں کے لیے بہتری مضمر ہے۔